اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مبلغہ کے 30 مَدَنی پھول

حضرت علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی الشّافعی رحمۃ اللہ علیہ "شَرْحُ الصُّدور" میں نَقْل کرتے ہیں، "اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی، "بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشَت نہ ہو"۔

(فیضانِ سنت، جلد اول (تخریج شدہ)، صفحہ نمبر ۱۹۵ و حلیۃ الاولیاء، ج ۶، ص ۵، حدیث ۷۶۲۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس روایت سے "مُبلِّغہ" کی سعادت مندی کا پتا چلا۔

دعوتِ اسلامی کے اجتماعات وغیرہ میں جو خوش نصیب اسلامی بہنیں بیان کی سعادت حاصل کریں ان کو ذیل میں دیئے ہوئے 30 مَدَنی پھولوں کا پابند ہونا ضروری ہے۔

﴿1﴾ صحیح العقیدہ سنّی، مسلکِ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) پر کاربند ہو۔

﴿2﴾ علماء و مشائخ اہلسنّت (دامت فیوضہم) کی گستاخ، اِن کی تجہیل و تغلیط کرنے والی نہ ہو، ان پر بیان میں تنقید ہونہ ہی نجی گفتگو میں، بلکہ دل میں بھی ان کا احترام لازمی جانے۔

﴿3﴾ موجودہ سیاست، بدمذہبوں اور بُرے لوگوں کی صحبت سے دُور ہو۔

﴿4﴾ بلا عُذرِ صحیح نمازِ پنجگانہ کی تَرک نہ ہو۔

﴿5﴾ امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ، مرکزی مجلس شوریٰ، تمام تنظیمی شعبہ جات اور اپنی ذمّہ دارہ کے احکامات کی (شریعت کے دائرے میں رہ کر) پابند ہو، ان پر تنقید اور اعتراضات کرکے دوسروں کا ذہن خراب نہ کرتی ہو۔ (اُصول یہ ہے کہ جو بھی غلطی کرے اس کی براہِ راست اصلاح کرے اور تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کرے دوسروں پر بلا عذرِ صحیح ہرگز اظہار نہ کرے ورنہ غیبت وعیب جوئی وغیرہ جیسے کبیرہ گناہوں میں جا پڑنے کا امکان ہے۔)

﴿6﴾ ماں باپ، بال بچّوں، رِشتہ داروں یا پڑوسیوں وغیرہ کے ساتھ ناراضگی کی وجہ سے لوگ اِس سے بد ظن نہ ہوں۔

﴿7﴾ سُوال کی عادت نہ ہو، نہ ہی اس پر اس طرح کا قرض ہو کہ قرض خواہ تقاضے کرتے ہوں اور یہ منہ چھپاتی ہو۔ (اس طرح کی مبلغہ اور ذمہ دار اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کی بدنامی کا باعث ہوسکتی ہے)

﴿8﴾ جھوٹ، وعدہ خلافی، چُغل خوری، گالی گلوچ، فحش کلامی، مار دھاڑ، تُو تکار، چیخ وپکار وغیرہ کے باعث بدنام نہ ہو۔

﴿9﴾ بد اَخلاق، ایک دم غصیلی اور جھگڑالو قسم کی نہ ہو۔

﴿10﴾ لوگ اس کی شرعی وتنظیمی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بد ظن نہ ہوں۔

﴿11﴾ صِرف "گفتار کی غازی" نہ ہو بلکہ اپنے بیان پر عمل کرنے کا اس کا اپنا ذہن بھی ہو۔

﴿12﴾ ہر ماہ مَدَنی انعامات کا رسالہ اپنی ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کرواتی ہو۔

﴿13﴾ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بولی جانے والی اِصطِلاحات یاد ہوں اور اس کا استعمال عام وقت میں اور دورانِ بیان بھی کرتی ہو۔

﴿14﴾ دعوتِ اسلامی کی اس پر کوئی نہ کوئی ذمہ داری ہو خواہ خیر خواہ ہی ہو نیز مَدَنی کاموں میں عملاً شرکت کرتی ہو۔

﴿15﴾ شرعی پردے کی پابند ہو۔ نیز گناہوں بھرے فیشن مثلاً بال کٹوانے، ابرو بنوانے، چالیس دن سے زائد ناخن بڑھانے، چست یا باریک لباس یا پیٹ پہننے وغیرہ سے بچتی ہو (مدنی برقع، دستانے، جرابیں شرعی پردے کا بہترین ذریعہ ہیں)

﴿16﴾ قبر و آخرت اور سُنّتوں پر مشتمل اصلاحی بیان کرے۔

﴿17﴾ ہرگز بیان زبانی نہ کرے، امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ و دیگر علمائے اہلسنّت دامت فیوضہم کی کتابوں (بالخصوص مکتبۃ المدینہ کی کتب ورسائل) سے حسبِ ضرورت فوٹو کاپیاں کرواکر اپنی ڈائری میں چسپاں کرلے اور اس میں سے پڑھ کر سُنائے۔ منہ زبانی کچھ نہ کہے۔

﴿18﴾ آیاتِ کریمہ اور احادیثِ مبارکہ کا عَرَبی متن بیان نہ کرے نہ ہی اپنی طرف سے کسی آیتِ کریمہ کی تفسیر یا حدیثِ پاک کی شرح وغیرہ بیان کرے۔ کیونکہ تفسیر بالرائے یعنی اپنی رائے سے تفسیر کرنا حرام ہے اور اپنی اٹکل کے مطابق آیت سے اِستدلال اور حدیثِ پاک کی شرح کرنا اگر درست ہو، تب بھی شرعاً اسکی اجازت نہیں۔

(امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تصنیف "پردے کے بارے میں سوال وجواب" (مع ترمیم واضافہ) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، صفحہ نمبر 249 تا 252 سے مزید رہنمائی لی جاسکتی ہے۔)

﴿19﴾ جب بھی بیان کی سعادت ملے اچھی طرح تیاری کرکے بیان کرے۔

﴿20﴾ آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ صرف امام اہلسنّت، مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن، "کنز الایمان شریف" ہی سے بیان کرے۔

﴿21﴾ دورانِ بیان دعوتِ اسلامی کی بہاریں، 8مَدَنی کام بالخصوص نیک اعمال کی بھرپور ترغیب دلائے۔ صرف نیک اعمال پر عمل کا کہنے کے بجائے ہر ماہ رسالہ جمع کروانے کا مشورہ بھی دے اور دینی ماحول کی بَرَکتوں سے آگاہ کرے۔

﴿22﴾ بیان کرتے وقت دوسروں کو نصیحت کرنے کے بجائے خود اپنے آپ کو سمجھا رہی ہے یہ نیّت کرے۔

﴿23﴾ دقیق واَدَق (یعنی مشکل) الفاظ و مضامین سے اجتناب کرے۔ (رسالہ: خاموش شہزادہ صفحہ 25 تا 27 ضرور پڑھ لیجئے)

﴿24﴾ سننے والوں پر بیان کا اثر نہ ہو تو ان کو سخت دل سمجھنے، کہنے کے بجائے، اپنے اخلاص کی کمی تصور کرتے ہوئے اِستِغفار کرے۔

﴿25﴾ بیان ایک دم سنجیدہ ہو گا تو دل پر اثر کرے گا، اگر روایتی انداز مثلاً دورانِ بیان کہتی رہی بولو "سُبْحٰنَ اللہ "یا ادھورا جملہ کہہ کر اس انداز میں خاموش ہوئی کہ سامعین نے فقرہ پورا کیا، یا بار بار کہتی رہیں، "کیا سمجھیں!، نہیں سمجھیں آپ، سمجھ گئیں" وغیرہ۔ اسی طرح لطائف بیان کئے، ایسے فقرے کہے کہ جس سے سننے والیاں ہنسنے لگیں اس طرح سننے والیاں اگرچہ محظوظ ہوئیں، واہ واہ کرتی رہیں مگر تجربہ یہ ہے کہ اس سے صحیح معنوں میں "خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم" اور سوز و گُداز حاصل ہونا مشکل ہوتا ہے

﴿26﴾ کسی بھی سیاسی پارٹی، حکومت اور اُس کے محکمے، محکمۂ پولیس، افواج بلکہ دنیا کے کسی بھی ملک اور اس کے معاملات پر تنقید نہ کرے کہ اس طرح اُس محکمے یا ملک وغیرہ کی اصلاح کی اُمید کم اور دین کے کام میں رکاوٹیں کھڑی ہونے کا امکان زیادہ ہے بس اپنے ان چار مَدَنی پھولوں (۱) ارکانِ اسلام، (۲) عشقِ رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم، (۳) حُسنِ اِخلاق اور (۴) نیکی کی دعوت کے گلدستے سے باہر نہ نکلیں۔

﴿27﴾ بیان میں وقت کی پابندی کرے، اتنا طول نہ دے کہ سُننے والیاں اُکتا جائیں۔

﴿28﴾ ہفتہ وار اجتماع میں ذِکر کرواتے وقت اپنی آواز اتنی نمایاں رکھئے کہ آپ کی آواز پر سب ذِکر کرتی ہوں مگر اپنی توجہ ذِکر کرنے والیوں کی طرف نہیں بلکہ جس کا ذِکر کر رہی ہیں، اُسی کی طرف رکھئے، دِل ہی دِل میں عرض کیجئے۔ یااللہ تو نے اپنے کرم سے جب مجھ جیسی گناہ گار کو اپنا ذِکر کروانے کی سعادت بخشی ہے تو اب ہم سب کو اپنے ذِکر کی لذّت بھی عنایت فرما۔

﴿29﴾ اجتماع میں دُعا کرواتے وقت اپنے آپ کو ظاہر و باطن کے ساتھ بارگاہِ خداوندی کریم میں حاضر تصور کیجئے، دُعا میں شامل اسلامی بہنوں کو رُلانے کی جستجو کے بجائے اللہ کی طرف مُتَوَجِّہ اُس کی بے نیازی سے ہَیبت کی طرح لرزیئے اور اسکی رحمتِ بے پایاں پر اُمید باندھ کر مچل جایئے، دُعاء میں مغفرت، خاتمہ بالخیر، نزع، قبر، آخِرت کا تذکرہ اُمّت کی پریشانیوں اور بیماریوں کے دُور ہونے، علماء و مشائخ اہلسنّت اور تمام دعوتِ اسلامی والوں اور والیوں کے لئے عافیت، مَدَنی کاموں پر استقامت اور نیک اعمال کا رسالہ ہر ماہ جمع کروانے کی توفیق کی التجائیں ہوں، حُصُولِ بَرَکت کے لئے ماثورہ عربی دُعائیں (قرآن وحدیث سے ماخوذ دعائیں) بھی شامل کریں (مگر پہلے کسی سنی عالمہ کو سُنا کر اس کی تصدیق کے بعد)۔ یاد رہے! جس دُعا میں بنتِ عطار کی شرکت ہو صرف اسی میں طرز کے ساتھ اشعار پڑھے جاسکتے ہیں۔ (دُعا کا انداز سیکھنے کے لئے شیخِ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "رفیق الحرمین" صفحہ 171 تا 180 کا مطالعہ / آپ کی دعا کی کیسیٹ سننا مفید رہے گا۔ اِن شآءَ اللہ)

﴿30﴾ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے آنے والے تمام مَدَنی پھولوں واصولوں پر عمل کرنے والی ہو۔

مَدَنی مشورہ: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا بیان "ایک مبلغ کو کیسا ہونا چاہئے؟" سُننا بے حد مفید رہے گا۔ اِن شآءَ اللہ

دُعائے عطار: جو نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچائے میں دیتا ہوں اُس کو دُعائے مدینہ

اٰمین بجاہِ خاتم النبین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

مرکزی مجلسِ شوریٰ

(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

مبلغات کے لئے تربیتی سیشن کے نکات

- بیان و گفتگو کے بااثر ہونے میں الفاظ سے زیادہ انداز کا کردار ہے۔ ایک ہی جملہ کئی مختلف انداز میں بولنے سے سننے والے کے لیے مختلف تاثر پیش کرتا ہے۔ لہذا الفاظ کے ساتھ ساتھ آواز کے اتار چڑھاؤ کا بھی خیال رکھیں۔ پڑھ کے سنانے والے انداز سے گریز کریں کہ اس میں تاثیر کم ہوتی ہے۔ لکھے ہوئے بیان کو پر تاثیر و قابل فہم انداز میں پہنچانا / بیان کرنا ہی بہترین مبلغہ کی صفت ہے۔
- بیان کس عمر کی اسلامی بہنوں میں کیا جارہا ہے، یہ اہم ہے۔ بچوں میں بڑوں والا انداز اور بڑوں میں بچوں والا انداز نامناسب ہے۔ اسی طرح اگر ایسے طبقے سے آپ ہم کلام ہیں جو دنیاوی لحاظ سے پڑھے لکھے یا بڑے منسب کے ہیں تو ان میں بیان کا انداز اور مواد بہ نسبت عام اسلامی بہنوں کے مختلف ہوگا۔ گویا لوگوں سے ان کی عقول اور عہدوں کے مطابق کلام کرنا نفع بخش نتائج مرتب کر سکتا ہے۔
- گفتگو کے دوران غیر لفظی یا غیر رسمی گفتگو (nonverbal communication) اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق 55٪ بات غیر لفظی گفتگو کے ذریعے سمجھی جاتی ہے۔ غیر لفظی گفتگو میں باڈی لیگونج اور اشارے اہمیت کے حامل ہیں۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ بیان کرتے وقت باڈی لیگونج (appearance, facial expressions, postures, gestures، eye contact) کا خاص خیال رکھا جائے۔
- بیان کرنے سے پہلے اپنے سامعین (audience) کے بارے میں جاننا اتنا ہی اہم ہے جتنا بیان تیار کرنا۔ بیان سے بہترین فائدہ (output) لینے کے لیے اس کا سننے والوں کی دلچسپی، عقائد، سمجھنے کے انداز و صلاحیت کے مطابق ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی توقعات پر پورا اترنا بھی ضروری ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے ہی سے معلومات حاصل کرلی جائیں کہ کس طرح کی سامعین (audience) ہونگی؟ عمر کے کون سے حصہ کے لوگ ہونگے؟ ان کا کس مکتبہ فکر (profession) سے تعلق ہے؟ وغیرہا۔
- بیان کرنے کا انداز، سننے والوں کے دلچسپی ہونے کا بنیادی سبب ہے مگر سننے والوں کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کے لیے آڈیو، ویڈیوز، پریزنٹیشن، ڈاکومنٹریز (audio visual aids) کو بیان کے دوران شامل کرنا بھی نفع بخش ہے۔
- مبلغہ کو اپنے نظریات و عقائد میں crystal clear ہونا چاہیے۔ اس کی معلومات / مطالعہ سامعین سے زیادہ ہونا چاہیے۔ اسی طرح اسے حکمت عملی سے سامعین کو tackle کرنا بھی آنا بے حد ضروری ہے۔